نگاہ اولین

افراد کی غلطیوں پر ادارے مطعون نہیں ہوتے

مدیر تحریر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا:

''آئی ایس آئی کی حب الوطنی پر شک نہیں کیا جا سکتا، افراد کی غلطیوں پر اداروں کو مطعون بنانے کا سلسلہ درست نہیں ہے۔ فوج اور اس کی ایجنسیوں کا کام حکومتیں بنانا اور گرانا نہیں ہونا چاہیے، انہیں ملکی سرحدوں کی دفاع، قومی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے اصل فریضے پر توجہ دینی چاہیے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث امارات کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیے گئے استقبالیے سے خطاب میں کہا کہ پاک فوج کسی پارٹی یا گروہ کی نہیں بلکہ پوری قوم کی فوج ہے۔ دفاع وطن کے لیے نیز دہشت گردی کے خاتمے کی خاطر اس کی قربانیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ مگر سانحہ ایبٹ آباد نے یقیناً تلخ سوالات پیدا کر دیے ہیں جس میں ملوث اداروں اور شخصیات کو جواب دینا پڑے گا۔ اس مقصد کے لیے کمیشن کو جلد از جلد حقائق سامنے لانا ہوں گے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پاک فوج عوام کی حمایت کھو چکی ہے کہ اس کے حق میں ریلیاں نکالنا پڑ رہی ہیں اس سے فوج کے حق میں کوئی اچھا تأثر نہیں پیدا ہو رہا۔ جو لوگ ایسا کر رہے ہیں وہ ایک طرح سے فوج کو متنازعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ فوج کسی جماعت یا گروہ کی نہیں ہے بلکہ پوری قوم کی ہے۔

جہاں تک قومی سلامتی کو درپیش خطرات کا تعلق ہے تو اس کی زیادہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے، فوج اور دیگر ادارے حکومتی لائن پر چلتے ہیں، موجودہ صورتحال کی خرابی کے ذمہ دار حکمران ہیں۔ ملک کو امریکی چنگل میں سے آزاد کرنے کے لیے مل کر کوشش کرنی چاہیں، باہمی لڑائی سے فائدہ دشمن کو ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن کو امریکہ نے مارا ہے، مگر بدلے میں ہمارے عوام، فوج اور سپاہی مارے جا رہے ہیں۔ یہ نہایت خوفناک صورتحال ہے۔''

التوحید: امیر محترم نے واقعی صحیح فرمایا پاکستان کی فوج نے ملکی سالمیت اور بقا کی خاطر زبردست قربانیاں دی ہیں اور کئی بار اپنے سے زیادہ طاقتور دشمن کے چھکے چھڑا دیے ہیں۔ اور اگر وطن عزیز کو ہزیمت

اٹھانا پڑی ہے تو مذکرات کی میز پر، جو حکمرانوں کی نا اہلی کا ثبوت ہے۔ اس سلسلے میں فوج اور اس کے ذیلی اداروں کی حب الوطنی پر کسی کو شک نہیں کرنا چاہیے۔

نیز یہ فرمان بھی پوری قوم کی ترجمانی ہے کہ وطن عزیز کو امریکی چنگل سے آزاد کرانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس کے لیے حکومت، فوج اور سیاسی پارٹیوں کو مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔

یہ اہم قومی مقصد صرف بیانات اور اعلانات سے حاصل نہیں ہوگا؛ بلکہ اس نصب العین کے حصول کے لیے ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر قربان کرنا نہایت ضروری ہے۔ جب تک حکمران غیر ملکی امداد اور قرضوں سے اپنی تجوریاں بھرنے کا غدارانہ عمل جاری رکھیں گے، غیر ملکی تسلط سے آزادی وخودمختاری کا خواب ہرگز شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ حکمران اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر اپنا سرمایہ ملک میں لے آئیں، اس سے عوام کا اعتماد بحال کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

امیر محترم کی تیسری بات محل نظر ہے جس میں آپ نے ایبٹ آباد کے واقعے کو امریکی دعوے کے مطابق تسلیم کر لیا ہے۔ جبکہ بہت سارے تجزیہ نگار اس کو محض ڈرامہ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی دلائل میں بڑا وزن ہے۔ کیا امریکی فوج جرأت وبہادری کے اوج ثریا پر فائز ہے، جو دنیا بھر میں مسلح کارروائیوں کے بنیادی منصوبہ ساز ''اسامہ بن لادن'' پر ڈائریکٹ کارروائی کرتی ہے تو صرف چالیس منٹ میں مطلوبہ شخصیت کو ہلاک کر کے ساتھ لے جاتی ہے، اور ان کا اپنا بال بھی بیکا نہیں ہوتا ؟!!

جبکہ یہی امریکی فوجی جنوبی وزیرستان وغیرہ میں طالبان کے عام کارکنوں کا سامنا کرنے سے کتراتے ہوئے ڈرون حملے کرتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ ان حملوں میں ان کے اپنے اقرار کے مطابق 97 فیصد غیر مطلوبہ معصوم لوگ نشانہ بنتے ہیں۔

امریکہ ہمیشہ سے پاکستان کے ساتھ ''بغل میں چھری منہ میں رام رام'' والا سلوک کر رہا ہے۔ اور ایبٹ آباد کے ڈرامے سے وہ کئی مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے:

{1} پاکستان میں نیٹو کی مطلوب ترین شخصیت اسامہ بن لادن کا وجود ظاہر کر کے اس ملک کو ریاستی طور پر دہشت گردی میں ملوث ثابت کرنا۔

{2} پاکستان کو سعودی ملک بدر شخص کا پشت پناہ ثابت کر کے دونوں برادر اسلامی ملکوں کے تعلقات